احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۵۲ | بدھ ۲۴- جمادی الاول ۱۴۱۴ھ '۱۰- نبوت ۱۳۷۲ ہش '۱۰- نومبر ۱۹۹۳ء

دعوت الی اللہ ایک فریضہ ہے

"دعوت الی اللہ" کوئی طوعی چندہ نہیں ہے کوئی نفل نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کریں تو آپ کی روحانی شخصیت مکمل ہو جائے گی "دعوت الی اللہ" فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے اور آنحضرت صلعم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے اگر دعوت الی اللہ نہ کی تو تُو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا آپ کی اُمّت بھی جواب دہ ہے ہم میں سے ہر ایک جواب دہ ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو' وہاں مشیت ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلّوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو' وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغال دنیا کے باعث کم فرصتی ہے' ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۷۳-۱۷۴)

خدا تعالیٰ نے حلال اور طیب کھانے کا حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

حلال کے ساتھ طیب کی شرط لگا کر ایک اور مضمون بھی پیدا فرما دیا گیا ہے کیونکہ طیب خاطر اس کو کہتے ہیں جو مزاج کے مطابق ہو۔ اگر مزاج کی تعریف میں جسم کے رد عمل بھی شامل کر لیا جائے تو بہت سی الرجیز (Allergies) کا تعلق' بہت سی بیماریوں کا تعلق ایسے کھانوں سے ہوتا ہے جو ویسے پسند ہیں لیکن انسان کے لئے طیب نہیں ہیں۔ بہت سے لوگ مالٹے کا جوس پسند کرتے ہیں اور اب جو تحقیق ... پتہ چلا ہے کہ اکثر بچوں کو دمہ کی بیماری مالٹے کے جوس پلانے کے نتیجہ میں ہوئی ہے۔ مائیں چھوٹی عمر سے ہی اس شوق میں کہ ہمارے بچے کی صحت اچھی ہو اس کو مالٹے کا جوس پلایا کرتی تھیں اور اب وسیع پیمانہ پر تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ اکثر دمہ کی وجہ بچپن کی عمر میں پلایا ہوا یہی مالٹا ہے تو اس لئے کہ طیب نہیں تھا۔ یعنی ایک بات نکلی کہ عمر کے مطابق بھی پھر طیب کی احتیاط رکھنی ہو گی۔ بعض چیزیں ایک عمر میں جا کر طیب ہو سکتی ہیں۔ ایک عمر میں طیب نہیں ہوتیں تو بہت ہی پیاری اور مکمل تعلیم ہے کہ (-) تمہارے لئے ہم نے بہت سے کھانے نکالے ہیں ان میں سے حلال کھاؤ۔ یعنی وہ کھاؤ جس کی خدا نے اجازت دی ہے اور طیب کھاؤ یعنی کھاؤ جس کی تمہارا نفس اجازت دیتا ہے جسے تمہارا نفس قبول کرتا ہے تو خدائی تعلیم کا اس طرح آپ تجربہ کر کے دیکھیں تو (تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے) کا مضمون ہے جو یہاں بیان ہو گیا ہے۔ ایک خدا کا حق ہے اس کو پیش نظر رکھنا۔ ہرگز اس حق میں دخل اندازی نہ کرنا۔ پھر تمہارے نفس کا حق ہے اس کو بھی پیش نظر رکھنا اگر ان باتوں کا خیال رکھو گے تو تمہاری صحتیں اچھی رہیں گی۔ تمہارا معاشرہ اچھا رہے گا۔ تم کئی قسم کی خرابیوں اور تکلیفوں سے بچ جاؤ گے۔

(از خطبہ ۱۴/ مئی ۱۹۹۳ء)

فارماسسٹ کی آسامی خالی ہے

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں فارماسسٹ کی آسامی خالی ہے۔ اس کا گریڈ 5750-215-3170 ہے۔

کوالیفائیڈ خواہش مند خواتین و حضرات اپنی درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹس۔ صدر صاحب محلہ یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۰- نومبر ۱۹۹۳ء تک دفتر فضل عمر ہسپتال ربوہ پہنچا دیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی خدام سہ ماہی سوم

بعنوان "توکل علی اللہ"

اول: مجیب احمد فرخ' باغبانپورہ لاہور

دوم: عبدالوہاب منگلا' وحدت کالونی لاہور

سوم: ریحان باسم' دارالذکر لاہور

مندرجہ ذیل خدام کے مضامین معیاری قرار پائے۔ انہیں سندات دی جا رہی ہیں۔

چہارم = مدثر طاہر اعوان صاحب۔ دارالذکر فیصل آباد۔ پنجم = مسعود ناصر۔ وحدت کالونی لاہور۔ ششم = شاہد منصور صاحب وحدت کالانی لاہور۔ ہفتم = اعجاز احمد۔ اسلام پورہ لاہور) ہشتم = سرفراز احمد صاحب دارالذکر فیصل آباد۔

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان)

درخواست دعا

○ مکرم محمد اسلم آنریری معلم وقف جدید آف موہری کتھریل ضلع راولپنڈی کا بیٹا محمد احسن اجمل قریباً ۱۸/۱۹ روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

○ مکرم منیر احمد صاحب شادلاہور کی والدہ محترمہ کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے کچھ پیچیدگیاں پڑ گئی ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ صاحبہ بوجہ بخار بیمار ہیں۔

○ مکرم منصور احمد صاحب ابن پیر محمد اختر صاحب گھڑی ساز علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کی دائیں ٹانگ کاٹ دی گئی تھی۔ اب اس کی صحت آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۰ / نبوت ۱۳۷۲ ہش ۱۰ / نومبر ۱۹۹۳ء

دعوت الی اللہ - ایک فریضہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "ہم اپنے دکھوں کو دعوت الی اللہ کے ذریعے ہی دور کر سکتے ہیں۔ یہ طوعی چندے کی طرح نہیں ہے کہ نہ بھی ادا کیا تو خیر ہے بلکہ یہ ایک فریضہ ہے اور اس کی ادائیگی لازمی ہے اور صرف یہ کہنا کہ ہم حُسنِ خُلق سے متاثر کر رہے ہیں اور دعوت الی اللہ میں حصہ نہ لینا درست نہیں یہ بزدلی کا بہانہ ہے اور گریز کی راہ ہے۔"

حُسنِ خُلق سے ہم لوگوں کو اس بات سے تو متاثر کر سکتے ہیں کہ ہم اچھے لوگ ہیں اور ہماری طرح کی زندگی بسر کرنا بہتر ہے لیکن یہ بتانے کے لئے کہ ہم کس طرح اور کیوں اچھے ہیں اور ہماری زندگی جیسی بھی ہے ایسی کس طرح بنی ہے۔ اس کے لئے زبان سے بات کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اس طرح بات کرنے ہی کو دعوت الی اللہ کہتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں کہ حسن خلق اپنی جگہ پر لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ بات کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کے لئے اور بہتر زندگی اختیار کرنے کے لئے یہ بتانا ضروری ہے کہ ایسا کیوں کیا جائے۔

خدا تعالیٰ کی طرف بلانے سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے گا اس کی زندگی نیکیوں کا مجموعہ بن جائے گی گناہ کی آلودگی سے وہ پاک ہو جائے گا اپنے معاشرہ کے لئے ایک مفید وجود بن جائے گا۔ اور یہی ہم سب کی اپنے اپنے رنگ میں معراج ہے۔ پس آیئے ہم سب کو بتائیں کہ ہماری زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق اپنے آپ میں پیدا کرنا ہے۔ ایسا کس طرح کیا جا سکتا ہے یہ ہے موضوع دعوت الی اللہ کا اور یہ بات صرف حسن خلق سے نہیں بلکہ زبان سے کرنے اور کہنے والی ہے۔

جو تم سے ہو سکے وہ کرو' اور چُپ رہو
تم اپنے آپ ہی سے ڈرو' اور چُپ رہو
سادہ دِلی سے سب پہ نہ کر بیٹھو اعتماد
الزام اپنے سر پہ دھرو' اور چُپ رہو

ابو الاقبال

ہر لحظہ ہم دعا کا اثر دیکھتے رہے

ہم اپنا انتخابِ نظر دیکھتے رہے
روحِ روانِ قلب و جگر دیکھتے رہے

لوگ آسماں پہ چاند اگر دیکھتے رہے
ہم بھی زمیں پہ اپنا "قمر" دیکھتے رہے

رعبِ جمال و حسن سے ہم ان کی بزم میں
کچھ کر سکے نہ بات۔ مگر دیکھتے رہے

وہ آئے اور پھول بکھیرے۔ چلے گئے
سب پیار کی نظر سے ادھر دیکھتے رہے

مقبول و مستجاب ہوّا دل کا اضطرار
ہر لحظہ ہم دعا کا اثر دیکھتے رہے

باطل کے لشکروں کے مقابل یہ آج تک
دینِ ھدیٰ کی فتح و ظفر دیکھتے رہے

ہم تو رواں ہیں منزلِ مقصود کی طرف
کچھ لوگ محض گردِ سفر دیکھتے رہے

مر کر "شہید" زندۂ جاوید ہو گئے
حق کی رضا۔ قضاء و قدر دیکھتے رہے

سر پر مدام یورشِ آفاتِ دہر میں
"تائیدِ ایزدی" کی سپر دیکھتے رہے

گزری ہے شاد عمر فقط انتظار میں
ہم ان کی راہ شام و سحر دیکھتے رہے

محمد ابراہیم شاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں
"تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

لجنہ کالم

حضرت زیدؓ اصل میں آزاد خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کو بچپن میں عیسائی ڈاکو پکڑ کر لے گئے تھے اور کسی کے ہاتھ فروخت کردیا تھا۔ آخر بکتے بکتے وہ حضرت خدیجہؓ کے ہاتھ بک گئے تھے۔ جب رسول کریم ﷺ کی حضرت خدیجہؓ سے شادی ہوئی تو حضرت خدیجہؓ نے یہ غلام آپ ﷺ کی نذر کردیا اور رسول کریم ﷺ نے اسے آزاد کر دیا۔

حضرت زیدؓ کے والد نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ جتنا روپیہ لینا چاہتے ہیں لے لیں اور زید کو آزاد کردیں رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس کو پہلے ہی آزاد کرچکا ہوں۔ اسے میری طرف سے اجازت ہے کہ وہ تمہارے ساتھ چلا جائے۔

آپ ﷺ نے زیدؓ کو فرمایا کہ تمہارے ماں باپ کو تمہاری جدائی کی وجہ سے صدمہ ہے اب تم اپنے باپ کے ساتھ چلے جاؤ لیکن حضرت زیدؓ نے کہا کہ آپ ﷺ بے شک مجھے آزاد کرچکے ہیں لیکن میں اپنے آپ کو آزاد نہیں سمجھتا میں آپ ﷺ کو کسی حالت میں بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور آپ ﷺ مجھے ماں باپ سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ پھر اپنے باپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے اپنی ماں سے بہت محبت ہے۔ میری ماں کو میری طرف سے سلام کہنا اور یہ عرض کرنا کہ مجھے تیری محبت سے رسول کریم ﷺ کے ساتھ زیادہ محبت ہے۔ جب حضرت زیدؓ نے اپنے باپ کو یہ جواب دیا تو رسول کریم ﷺ کا دل محبت سے بھر گیا اور آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ "لوگو سن لو آج سے زید میرا بیٹا ہے" اس وقت تک ابھی متبنّٰی کی رسم جاری تھی اور اس کے امتناع کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ وہ لشکر جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے اس کا افسر آنحضرت ﷺ نے انہی زیدؓ کو مقرر کیا تھا۔ مگر ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا میں اس وقت زیدؓ کو لشکر کا سردار بناتا ہوں اگر زیدؓ لڑائی میں مارے جائیں تو ان کی جگہ جعفرؓ لشکر کی کمان کریں اگر وہ بھی مارے جائیں تو عبداللہؓ بن رواحہ کمان کریں۔ اگر وہ بھی مارے جائیں تو پھر جس پر مسلمان متفق ہوں وہ فوج کی کمان کرے۔

جس وقت آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا اس وقت ایک یہودی بھی آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ میں آپ ﷺ کو نبی تو نہیں مانتا لیکن اگر آپ ﷺ سچے نبی ہیں تو ان تینوں میں سے کوئی بھی زندہ بچ کر نہیں آئے گا۔ کیونکہ نبی کے منہ سے جو بات نکلتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔ وہ یہودی حضرت زیدؓ کے پاس گیا اور انہیں بتایا کہ اگر تمہارا رسول سچا ہے تو تم زندہ واپس نہیں آؤ گے۔ حضرت زیدؓ نے فرمایا میں زندہ آؤں گا یا نہیں آؤں گا اس کو تو اللہ ہی جانے مگر رسول صلعم ضرور سچا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ یہ واقعہ بالکل اسی طرح پورا ہوا۔ پہلے حضرت زیدؓ شہید ہوئے اور ان کے بعد حضرت جعفرؓ نے لشکر کی کمان سنبھالی وہ بھی شہید ہو گئے۔ اور ان کے بعد حضرت عبداللہؓ بن رواحہ نے لشکر کی کمان سنبھال لی لیکن وہ بھی مارے گئے۔ اور قریب تھا کہ لشکر میں انتشار پیدا ہو جاتا کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے بعض مسلمانوں کے کہنے سے جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے مسلمانوں کو فتح دی اور وہ خیریت سے لشکر کو واپس لے آئے جب یہ لشکر مدینہ پہنچا تو جو مسلمان جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ ان کے رشتہ داروں نے ان پر واویلا کرنا شروع کیا اس وقت رسول کریم ﷺ نے محسوس کیا کہ جعفرؓ کے گھر میں سے چیخنے چلانے کی آوازیں نہیں آتی تھیں۔ شائد اس وجہ سے کہ حضرت جعفرؓ رسول کریم ﷺ کے بھائی تھے اس لئے ان کے گھر والے شریعت کے زیادہ واقف تھے اور انہوں نے صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ یا اس وجہ سے کہ بوجہ مہاجر ہونے کے گھر میں صرف ان کی بیوی ہی تھی۔ اور کوئی ہمدرد نہ تھا۔

اس وقت سارے مدینہ میں ایک کہرام مچا ہوا تھا۔ اور عورتیں اپنے اپنے رشتہ داروں پر رو رہی تھیں۔ لیکن جعفرؓ کا گھر سنسان پڑا تھا۔ غرض اس فرق کو دیکھ کر آپ ﷺ کے منہ سے یہ فقرہ نکلا کہ جعفرؓ پر رونے والا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ کے منہ سے اس فقرے کا نکلنا تھا کہ صحابہؓ کے سر ندامت کے مارے جھک گئے۔ اور ان میں کئی مجلس سے اٹھ کر اپنے گھروں کو گئے اور اپنی بہنوں اور بیویوں سے کہا تم یہاں کیا کر رہی ہو رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ سب لوگ اپنے رشتہ داروں پر رو رہے ہیں لیکن جعفرؓ کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔

یہ بات سنتے ہی مدینہ کی تمام عورتیں حضرت جعفرؓ کے گھر جمع ہو گئیں (اس وقت تک عربوں میں بین کرنے کا رواج موجود تھا اور ابھی تک اس کی ممانعت نہیں ہوئی تھی) عورتوں نے زور زور سے رونا اور پیٹنا شروع کر دیا ان کے رونے کی وجہ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا مدینہ میں ایک کہرام مچ گیا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے یہ شور سن کر صحابہؓ سے پوچھا کہ یہ شور کیسا ہے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ نے جو کہا تھا کہ جعفرؓ کے گھر میں رونے والا کوئی نہیں۔ آپ ﷺ کے اس فقرہ کو سن کر تمام مدینہ کی عورتیں جعفرؓ کے گھر جمع ہو گئی ہیں وہ جعفرؓ پر رو رہی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میرا یہ مطلب تو نہیں تھا۔ میں رونے کو پسند نہیں کرتا جاؤ اور ان کو منع کرو۔ لیکن اب عورتیں بھی اس جذبے کے ماتحت رو رہی تھیں کہ رسول کریم ﷺ کا بھائی شہید ہو گیا ہے۔ ان کے دلوں میں ندامت پیدا ہو چکی تھی کہ ہم اپنے خاوندوں اور بھائیوں پر تو رو رہی تھیں لیکن رسول کریم ﷺ کے بھائی پر رونے والا کوئی نہیں اس لئے یہ رونا محبت اور عشق کا رونا تھا۔ اور سچا جوش اس میں پایا جاتا تھا۔ اتنے میں ایک صحابیؓ وہاں آگئے اور کہا چپ کرو روؤ نہیں کیونکہ اس طرح رونے کو رسول کریم ﷺ پسند نہیں کرتے عورتوں نے اسے جواب دیا جا جا اپنے گھر بیٹھ۔ رسول کریم ﷺ کا بھائی شہید ہو جائے اور ہم نہ روئیں جب وہ عورتیں رونے سے باز نہ آئیں تو وہ صحابیؓ رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ان کو بہت منع کیا ہے لیکن وہ رونے سے باز نہیں آتیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانے دو۔ رو رو کر خود خاموش ہو جائیں گی۔ آپ ﷺ نے اس موقعہ پر یہ الفاظ بیان فرمائے احث التراب علیٰ وجوھھن کہ ان کے مونہوں پر مٹی ڈالو۔ مطلب یہ تھا کہ ان کو چھوڑ دو۔ پنجابی میں بھی کہتے ہیں کہ "اس نوں کھیہ کھان دے" مطلب یہ کہ اس کو چھوڑ دیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابیؓ کچھ زیادہ ذہین نہ تھے۔ انہوں نے احث التراب علیٰ وجوھھن کے الفاظ سنے اور واپس آگئے۔ آکر اپنی چادر میں مٹی ڈالی اور عورتوں کے مونہوں پر ڈالنی شروع کر دی۔ حضرت عائشہؓ نے دیکھ لیا اور اس صحابیؓ سے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ احث التراب علی وجوھھن حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ اس سے آپ ﷺ کا منشاء کیا ہے آپ ﷺ کا منشاء یہ ہے کہ ان کو چھوڑ دو۔ وہ خود بخود خاموش ہو جائیں گی۔

اکرام ضیف

جنگ خندق کے زمانہ میں بھی مسلمانوں پر تنگی اور قحط کے سخت دن تھے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم خندق کھود رہے تھے کہ ایک سخت چٹان کھدائی میں حائل ہو گئی۔ صحابہؓ نے آکر آنحضرت ﷺ سے عرض کی تو حضور نے فرمایا کہ میں خود آتا ہوں پھر آپ تشریف لائے تو آپ کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے دو پتھر بندھے تھے۔ مسلسل تین دن سے ہم نے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ آنحضرت ﷺ نے کدال ہاتھ میں لی اور (تین ضربوں میں) چٹان پاش پاش کردی۔

حضرت جابرؓ سے رسول اللہ ﷺ کی بھوک اور فاقہ کی یہ حالت دیکھی نہ گئی اور وہ حضور ﷺ سے اجازت لے کر اپنے گھر گئے وہ کہتے ہیں میں نے اپنی بیوی سے کہا میں نے آنحضرت ﷺ کی فاقہ سے ایسی حالت دیکھی ہے کہ جس پر صبر نہیں ہو سکتا۔ تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے اس نے کہا کہ ہاں۔ کچھ جو ہیں اور ایک بکروٹا ہے۔ حضرت جابرؓ نے جلدی سے بکروٹا ذبح کردیا اور بیوی نے جو پیس لئے اور گوشت ہنڈیا میں پکنے کے لئے رکھ دیا جب جابرؓ حضرت رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لئے بلانے جانے لگے تو بیوی نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ کے سامنے رسوا نہ کرنا اور زیادہ لوگ نہ لانا۔ تاکہ کھانا کم نہ ہو جائے ادھر حضرت جابرؓ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس دوران بیوی نے آٹا وغیرہ گوندھا اور وہ سنور گیا اور ہنڈیا قریباً تیار ہو گئی حضرت جابرؓ نے رازداری سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر تھوڑا سا کھانے کا انتظام ہے آپ خود بھی تشریف لے آئیں اور اپنے ہمراہ چند صحابہ کو بھی لے آئیں رسول اللہ اپنے صحابہؓ کو بھوکا چھوڑ کر کیسے چلے جاتے۔ آپ نے پوچھا کھانا کتنا ہے حضرت جابرؓ نے بتا دیا کہ ایک بکروٹا اور کچھ جو ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت ہے اور خوب ہے تم اپنی بیوی سے جاکر کہو کہ وہ میرے آنے تک نہ ہنڈیا اتارے نہ تنور سے روٹی شروع کرے یہاں تک کہ میں آ جاؤں۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے موجود صحابہؓ کو فرمایا کہ اے اہل خندق جابر نے تمہارے لئے دعوت کا انتظام کیا ہے چلو اس

باقی ص ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار

بارانی کوٹ

یہ ۱۹۲۱ء کے آخر کی بات ہے کہ میل ٹرین تیز رفتاری سے ٹانگا لائن پر دوڑی جارہی تھی۔ آدھی رات کے تھوڑی دیر بعد ٹرین نے آہستہ آہستہ اپنی رفتار کم کرنی شروع کر دی اس کے بعد یہ رفتار اور کم ہوتی گئی حتی کہ ریل گاڑی ایک ریلوے سٹیشن جس کا نام (MOMBO) ہے وہاں رک گئی۔ ان دنوں ریل کے انجن سٹیم سے چلتے تھے۔ ٹھہرنے کے فوراً بعد انجن نے بڑے زور سے اپنی فاضل سٹیم خارج کر کے یکدم خاموشی اختیار کرلی۔ گاڑی کے اگلے حصہ میں مقامی قواعد کے مطابق تھرڈ کلاس کے ڈبہ تھے۔ اس کے بعد سیکنڈ کلاس اور آخر میں فرسٹ کلاس۔ یہ اس لئے کہ انجن سے جو کوئلہ اور دھواں وغیرہ نکلتا ہے وہ فرسٹ کلاس مسافروں پر نہ پڑجائے۔ اس کلاس میں ان دنوں عموماً انگریز مسافر ہوتے تھے سیکنڈ کلاس میں ایشیائی اور متمول افریقن اور تھرڈ کلاس میں بچارے غریب افریقن لوگ ہوتے تھے۔ تھوڑی دیر کے لئے تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں سے افریقن لوگوں کے اترنے کی آوازیں آتی رہیں وہ اپنا سامان خود اٹھا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی فرسٹ کلاس میں سے چند انگریز اترے۔ ان کے استقبال کے لئے ان کے ملازم اور ان کی کاریں موجود تھیں۔ جب یہ شور شرابہ تھوڑی دیر کے بعد ختم ہو گیا تو کوئی شخص پلیٹ فارم پر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ذرا اونچی آواز میں دریافت کر رہا تھا "بھائی کوئی سیالکوٹ جانے والا ہے۔"

اس گاڑی میں میرے والد صاحب جو ان دنوں ٹانگا میں ریلوے میں ملازم تھے سفر کر رہے تھے۔ انہوں نے جب یہ آواز سنی تو اپنی گاڑی کی کھڑکی اٹھاتے ہوئے اپنا سر باہر نکالا۔ باہر سخت سردی تھی۔ مگر اس دوست سے کہا "میں سیالکوٹ جارہا ہوں" جو شخص باہر تھا وہ چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب تھے جو وہاں کے سٹیشن ماسٹر تھے۔ انہوں نے میرے والد صاحب سے اپنا تعارف کراتے ہوئے انہیں ایک گرم کوٹ دیا اور کہا کہ یہ میرے والد صاحب کو دے دینا۔ میرے والد صاحب نے کوٹ لے کر گاڑی کی کھڑکی کو آہستہ سے بند کر دیا۔ اپنا صندوق کھول کر اس میں یہ بڑا کوٹ رکھ لیا چند منٹ کے بعد گارڈ نے وسل دی اور گاڑی سیٹی بجا کر چل دی۔

ہمارا گاؤں ایک چھوٹا سا گاؤں جس کا نام ننگل شاہو ہے۔ اور چندر کے منگو۔لے پوبلہ مہاراں امارت ضلع سیالکوٹ ہے اور چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب جو وہاں بابو محمد عبداللہ خان صاحب کے نام سے مشہور تھے ان کا گاؤں مالو کے بھگت تھا۔ ان میں کوئی ڈیڑھ میل کا فاصلہ ہے ٹانگا شہر ٹانگانیکا جواب تنزانیہ کہلاتا ہے کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ پہلا اور سب سے بڑا شہر اس ملک کا دارالخلافہ دارالسلام ہے۔ ان دنوں دارالسلام اور ٹانگا کے درمیان ریل یا سڑک کا رابطہ نہ تھا۔ دارالسلام سے ٹانگا بذریعہ جہاز جانا پڑتا تھا۔ اور ان دنوں متحدہ ہندوستان جانے کے لئے مسافروں کو کینیا (KENYA) کی بندرگاہ ممباسہ (MOMBASA) سے جہاز لینا ہوتا تھا۔ یہ جہاز ممباسہ سے سیدھے بمبئی جایا کرتے تھے۔ ٹانگا سے ممباسہ بذریعہ ٹرین سفر کرنا ہوتا ہے۔ یہ ٹرین ٹانگا سے موشی (MOSHI) جاتی جو تقریباً ۲۰ گھنٹہ کا سفر ہے۔ وہاں سے دوسری ٹرین پکڑ کر ممباسہ جانا پڑتا ہے۔ اس طرح ہمارے والد صاحب دوسرے یا تیسرے دن ممباسہ پہنچے۔ وہاں سے معمول کے مطابق جہاز پکڑ کر دس دن کی مسافت کے بعد بمبئی وارد ہوگئے۔ ان دنوں جہاز بمبئی علی الصبح پہنچا کرتا تھا اور جہاز سے بمبئی کے ساحل پر ہزاروں قمقمے بہت خوبصورت نظر آتے تھے بمبئی سے مزید سفر ٹرین سے کرنا پڑتا تھا۔ تیز رفتار گاڑی دو دن اور دو راتوں کے سفر کے بعد دہلی سے ہوتی ہوئی لاہور پہنچ جاتی تھی اسی طرح ہمارے والد صاحب نے یہ سفر کیا ان دنوں لاہور سے نارووال کی ٹرین تاحال شروع نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے ہمارے والد صاحب لاہور سے لوکل ٹرین پکڑ کر مرید کے آگئے وہاں سے گھوڑا کرائے پر حاصل کر کے آخر کار ۳۰ میل کا سفر کر کے دوسرے دن اپنے گاؤں پہنچے۔

چند دن ستانے کے بعد ایک مقامی آدمی کو ساتھ لے کر مالو کے بھگت پیدل چل دئے۔ گاؤں میں داخل ہوتے ہی پہلے کتوں نے بھونک بھونک کر استقبال کیا۔ جیسے ہمارے ملک کے ہر گاؤں میں اجنبی کے ساتھ ہوتا ہے۔ بہرحال لوگوں سے پوچھتے ہوئے چوہدری یا بابو محمد عبداللہ خان صاحب کے والد صاحب کی حویلی میں جا پہنچے۔ ان کا نام چوہدری نواب خان صاحب تھا۔ گو چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب بڑے مخلص احمدی تھے مگر ان کے والد صاحب کا جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں تھا۔ بلکہ کافی حد تک مخالف تھے۔ ان کو اطلاع دی گئی کہ ان کا کوئی مہمان ان کی حویلی میں ان کا انتظار کر رہا ہے۔

چوہدری صاحب فوراً اپنی حویلی میں تشریف لے آئے فوراً چارپائیاں منگوائی گئیں اور جب لوگوں کو پتہ لگا کہ کوئی شخص باہر سے آیا ہے تو گاؤں کے اور لوگ بھی وہاں جمع ہو گئے۔ چوہدری صاحب نے فوراً لسی کا کٹورہ اور تازہ حقہ منگوایا۔ میرے والد صاحب حقہ کی نعمت سے محروم تھے اس لئے لسی بخوشی قبول کی۔ حاضرین میں سے دو تین آدمی ذرا دور ہو کر بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا حقہ بھی علیحدہ تھا اور سستی قسم کا تھا۔ پتہ لگا ان کا تعلق ایک ایسی قوم سے ہے جنہیں "کمی" کہا جاتا ہے اور ان کا مذہب عیسائیت ہے۔ اس وقت میں نے ایسے محسوس کیا کہ میں بھی اس مجلس میں شریک ہوں اور میں دل میں کہتا ہوں آخر یہ عیسائی بھی اسی خدا تعالیٰ کی مخلوق ہیں جس نے دوسرے مذاہب کے لوگوں کو پیدا کیا۔ نیز انگلستان میں کسان۔ وزراء مزدور۔ دوکاندار۔ قصاب۔ ریسٹورانٹس میں کام کرنے والے سب عیسائی ہیں مگر ان سے تو ایسا سلوک نہیں کیا جاتا۔ وہاں ہم ہر روز شور مچاتے ہیں کہ ہم سے نسلی تعصب برتا جاتا ہے مگر یہاں تو تعصب کی حد ہو گئی ہے۔

علیک سلیک کے بعد میرے والد صاحب نے چوہدری نواب خان صاحب سے اپنا تعارف کروایا اور کہا کہ ان کے بیٹے نے انہیں سردیوں کے لئے ایک گرم کوٹ تحفہ کے طور پر بھجوایا ہے۔ انہوں نے اپنے بستہ سے کوٹ نکال کر چوہدری صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ چوہدری صاحب نے اسے بخوشی قبول کرتے ہوئے فرمایا۔ "عبداللہ خان ہے تے بڑا چنگا لیکن ہے مرزائی" یعنی عبداللہ خان ہے تو بہت اچھا نوجوان مگر ہے مرزائی یعنی احمدی۔ یہ لکھتے ہوئے میں نے پھر محسوس کیا کہ میں اس مجلس میں حاضر ہوں اور چوہدری نواب خان صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ "اچھا" مگر "مرزائی" یہ عجب چکر ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گذر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ یعنی جس نے اپنے والدین کی خدمت نہ کی۔ اسی تعلیم کے مدنظر چوہدری عبداللہ خان صاحب نے اپنے والد صاحب کو جو احمدیت کے سخت مخالف تھے یہ "بارانی کوٹ" بھجوایا۔ حالانکہ ان کے والد صاحب نے ایک وقت چوہدری عبداللہ خان صاحب کو محض احمدی ہونے کی وجہ سے اپنی ساری جائیداد سے عاق کرنے کا فیصلہ کیا اور اس سلسلہ میں کارروائی جاری تھی کہ ایک خیر خواہ نے انہیں منع کیا اور کہا یہ حرکت نہ کرنا آپ نے اس لڑکے کو پڑھایا لکھایا اور تعلیم دلوائی اب آپ اپنی جائیداد ان پڑھوں کے حوالہ کرنا چاہتے ہو جبکہ یہ آپ کا اکلوتا بیٹا ہے اور دین اور دنیا کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اچھا مقام عطا کیا ہے۔ چنانچہ اس پر آپ اپنے فیصلہ پر عمل درآمد کرنے سے باز رہے۔

تھوڑی دیر وہاں ٹھہر کر میرے والد صاحب اپنے ساتھی کے ہمراہ گندم کے ہرے بھرے کھیتوں سے گذرتے ہوئے اپنے گاؤں واپس آگئے۔

رخصت گزارنے کے بعد ۱۹۲۱ء کے تقریباً آخر میں میرے والد صاحب واپس ٹانگانیکا روانہ ہوئے اس دفعہ میری والدہ صاحبہ اور میں بھی ان کے ساتھ افریقہ آئے۔ اس وقت تک خاکسار کے والدین نے بیعت نہیں کی تھی اس وقت میری عمر چار سال کے قریب تھی اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہم گھوڑی پر سوار ہو کر ۶ کوس کا سفر کر کے اور رات راستہ میں ٹھہر کر مرید کے سٹیشن پر آئے تھے۔ ان دنوں لاہور۔ نارووال ٹرین تاحال نہیں چلی تھی۔ لاہور ٹھہرتے ہوئے چند دن کے سفر کے بعد ہمارا جہاز بمبئی سے چل کر دس بارہ دن میں ممباسہ بندرگاہ پر آپہنچا۔ یہاں سے ہم بذریعہ ٹرین ٹانگا آگئے۔

ان دنوں سرکاری قواعد کے مطابق جو ملازمین سمندر پار بھرتی کئے جاتے تھے جن میں صرف انگریز اور ایشیائی لوگ ہوتے تھے انہیں ہر سال ۱۵ دن کی رخصت مقامی طور پر گذارنے کے لئے ملا کرتی تھی۔ چنانچہ ۱۹۲۳ء اور غالباً" یہ شروع سال کی بات ہے۔ ہمارے والد صاحب نے مقامی رخصت حاصل کی اور ہم ۱۵ دن کے لئے مکرم چوہدری عبداللہ خان صاحب کے پاس رخصت گذارنے MOMBO گئے۔ یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے جو کوہ USAMBARA کے دامن میں ہے اور ٹانگا اور موشی (MOSHI) آدھے راستہ میں ہے ان پہاڑوں کی بلندی ۸۰۰۰ فٹ

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات-

نون سین

عراق-اسلحہ بنانے کی اہلیت کا خاتمہ

اقوام متحدہ خلیج کی جنگ کے بعد سے اب تک عراق میں ۱۲ ایسے مشن بھیج چکی ہے جن کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ عراق کے اسلحہ کو تباہ کیا جائے اور زیادہ تباہی پھیلانے والا اسلحہ بنانے کی اہلیت کو ختم کر دیا جائے۔ ہر دفعہ تھوڑا بہت کام ہوتا رہا لیکن کسی مشن نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسلحہ مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ یا اب عراق اس قابل نہیں رہا کہ وہ تباہی پھیلانے والا اسلحہ تیار کر سکے۔ اب آئی۔اے۔ای۔اے یعنی انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی کے سربراہ نے کہا ہے کہ اگرچہ اقوام متحدہ مزید تسلی چاہے گی لیکن ہمارے اس آخری مشن کے ذریعے جو معلومات ملی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ عراق کا خفیہ اسلحہ تلاش کر کے تباہ کیا جا چکا ہے اور اب ایک لمبے عرصے تک عراق ایسا اسلحہ نہیں بنا سکے گا۔ اقوام متحدہ غالباً مزید تحقیقات کی کوشش کرے گا۔ لیکن انہیں یقین ہے کہ اسے کوئی نئی چیز نہیں ملے گی۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ بعض اعداد و شمار جو عراق سے حاصل کرنا مقصود تھے وہ عراق نے خود ہی تلف کر دئے ہیں اور اس طرح اقوام متحدہ کو مطلوبہ کوائف نہیں مل سکیں گے۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ جن کوائف کے متعلق کہا جاتا ہے کہ عراق نے تلف کر دئے ہیں ان کا نسخہ کہیں موجود ہے اور جلد ہی عراق ان کے مطابق اسلحہ بنانے لگے۔ اقوام متحدہ کے ان کمشنوں کو ہمیشہ اس بات کی شکایت رہی کہ عراق ان کے ساتھ پوری طرح تعاون نہیں کر رہا۔ لیکن یہ فطری بات ہے کہ جو مشن عراق کی کسی ایسی اہلیت کو ختم کرنے کے لئے وہاں جائے گا عراق کھلے دل سے اسے قبول نہیں کر سکے گا اور محض مجبوری کے تحت جو کچھ بتایا یا دکھایا جا سکے گا۔ بتائے گا اور دکھائے گا۔ بہرحال اب آئی۔اے۔ای۔اے۔ کے ڈائریکٹر جنرل نے یہ بیان دے کر عالمی برادری کو تسلی دلادی ہے کہ عراق کے پاس تباہ کن اسلحہ نہیں ہے اور وہ جلد ہی اب اسلحہ بنا بھی نہیں سکتا۔

لیبیا پر مزید پابندیاں

سرکاری ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ لیبیا پر مزید پابندیاں لگانے کی جو کوششیں برطانیہ فرانس اور امریکہ کی طرف سے کی جا رہی ہیں وہ زیادہ کامیاب ہوتی نظر نہیں آتیں۔ جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں امریکہ فرانس اور برطانیہ کا مطالبہ ہے کہ لیبیا ان دو افراد کو جن پر الزام ہے کہ انہوں نے لاکربی سکاٹ لینڈ کے مقام پر ایک مسافر بردار ہوائی جہاز بم کے ذریعے مار گرایا تھا۔ جس کے نتیجے میں تمام سواریاں اور جہاز کا عملہ ہلاک ہو گئے تھے۔ انہیں ان کے حوالے کیا جائے۔ اس سے قبل لیبیا پر پابندیاں لگ چکی ہیں لیکن چونکہ لیبیا اصرار کے ساتھ اس بات سے انکار کر رہا ہے کہ وہ ان دو افراد کو ان کے حوالے کرے گا اس لئے گذشتہ دنوں ان تینوں ممالک نے ایک دفعہ پھر مطالبہ کیا کہ سیکیورٹی کونسل کی طرف سے لیبیا پر مزید پابندیاں لگوائی جائیں۔ مزید جن پابندیوں کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے ان میں یہ بات بھی شامل ہے کہ بیرونی ممالک میں لیبیا کے جو اثاثے ہیں انہیں منجمد کر دیا جائے اور ٹیکنیکی اور صنعتی اشیا لیبیا کو فروخت نہ کی جائیں۔ مقصد یہ ہے کہ اقتصادی طور پر بھی لیبیا کو تباہ کیا جائے۔ لیبیا کو الٹی میٹم دیا گیا تھا کہ وہ سیکیورٹی کونسل کی منظور کردہ قراردادوں کے مطابق عمل کرے اور ان دو افراد کو یکم اکتوبر تک حوالے کر دے وزارت خارجہ برطانیہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ نئی قرارداد جو منظور کروانا مقصود ہے اس میں بعض ٹیکنیکی مشکلات پیش آگئی ہیں جنہیں حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ برطانوی نمائندوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اور روس کے وزیر خارجہ سے اس سلسلے میں لندن میں گفت و شنید کی ہے۔ اس گفتگو کا مقصد یہ تھا کہ نئی قراردادوں کے پاس کرنے میں جو امور حائل ہیں ان کا حل تلاش کیا جائے۔ ایک بات جو ان قراردادوں کے آڑے آ رہی ہے یہ بھی ہے کہ برطانیہ کا خیال ہے کہ جن الفاظ میں یہ قراردادیں پیش کی جا رہی ہیں وہ نہایت الجھے ہوئے ہیں۔ روس اس کی اس لئے مخالفت کرتا ہے کہ لیبیا کے پاس جو اس کی بہت سی رقوم ہیں اسے نہیں مل سکیں گی حالانکہ اس وقت روس کی جو اقتصادی حالت ہے اس کے پیش نظر وہ اس بات کو برداشت ہی نہیں کر سکتا کہ کوئی ملنے والی رقم یا اثاثہ اسے نہ مل سکے۔

وزارت خارجہ کی بریفنگ

گذشتہ روز وزیر خارجہ سردار فاروق احمد خان لغاری نے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے مختلف پارلیمانی گروہوں کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ درگاہ حضرت بل سے اسلحہ اٹھوانے کے لئے پاکستان ہر ممکن کوشش کر رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس بریفنگ کے موقعہ پر محترمہ بے نظیر بھٹو نے بھی موجود ہونا تھا لیکن دفاع کے بعض مسائل کے پیش نظر وہ اپنے آپ کو فارغ نہ کر سکیں۔ وزیر خارجہ نے سب سے پہلے کشمیر کی موجودہ حالت سے متعلق تفصیلی بیان دیا آپ کے ساتھ تو وزارت خارجہ کے اعلیٰ افسران بھی موجود تھے۔ پھر آپ نے حاضرین سے تجاویز مانگیں کہ کشمیر میں خونریزی کو کس طرح رکوایا جا سکتا ہے اور درگاہ حضرت بل کے محاصرے کو کس طرح اٹھوایا جا سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وزیر خارجہ نے حاضرین کو بتایا کہ حکومت نے بعض بالکل نئی قسم کی کوششیں کی ہیں۔ تاکہ یہ مسئلہ مکمل طور پر حل ہو جائے۔ اس سلسلے میں انہوں نے پاکستانی امریکی رابطے کا بھی ذکر کیا اور امریکہ کے علاوہ یورپین اور اسلامی ملکوں کا بھی۔ جن سے کہا گیا ہے کہ وہ ہندوستانی حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اسے انسانی حقوق کی پامالی سے روکتے ہوئے بے گناہ کشمیریوں کو تشدد سے نجات دلائیں۔ امریکہ کی اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ مس رابین رافیل پاکستان پہنچ رہی ہیں۔ وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کی آمد سے نتیجہ خیز گفتگو کا بہت اچھا موقعہ ہاتھ آئے گا۔ پارلیمان کے ممبروں کو یہ بھی بتایا گیا کہ سرحدی دیہات میں ہندوستانی فوج کے پے در پے حملے جاری ہیں اور پاکستان اس سلسلے میں صبر و تحمل سے کام لے رہا ہے۔

بقیہ : ص ۳

کے گھر چلیں حضرت جابرؓ پہلے گھر آگئے ان کی بیوی کو معلوم ہوا کہ حضور ﷺ خندق میں کام کرنے والے ایک ہزار صحابہ کو ہمراہ لا رہے ہیں۔ تو جابر کو ناراض ہونے لگیں۔ حضرت جابر نے کہا میں نے تمہارے کہنے کے مطابق آنحضرت ﷺ کو رازداری سے ہی دعوت دی تھی اتنی دیر میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے آٹے میں پھونک ماری اور برکت کی دعا کی۔ پھر ہنڈیا میں پھونک ماری اور برکت کی دعا کی۔ پھر فرمایا اب روٹیاں پکانے والی کو بلاؤ وہ روٹی پکائے اور ہنڈیا چولھے سے نہ اتارنا پھر آنحضرت ﷺ خود روٹی توڑتے اس پر ہنڈیا میں سے گوشت نکال کر رکھتے اور اپنے صحابہؓ کو دیتے۔ پھر تنور اور ہنڈیا کو ڈھانک دیتے اس طرح تمام آئے ہوئے مہمان سیر ہو گئے اور کھانا بچ بھی گیا آنحضرت ﷺ نے حضرت جابرؓ کی بیوی سے فرمایا کہ اب جو کھانا بچ گیا ہے وہ خود بھی کھاؤ اور تحفتہ "دوسرے لوگوں کو بھی بھجواؤ۔ کیونکہ لوگ فاقہ اور بھوک کا شکار ہیں۔

جسمانی اور روحانی ضیافت کی شاندار مثال

فتح مکہ کے بعد کثرت سے عرب اور اس کے گردو نواح کے وفود آنحضرت ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرتے رہے۔ ان وفود کے ساتھ سلوک احسان و مروت اور مہمان نوازی عظیم شان رکھتا ہے ان وفود میں سے ایک مشہور وفد بحرین سے آیا جسے وفد عبد القیس کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اس وفد کے ارکان بیان کیا کرتے تھے کہ ہم آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ اور آپ کے صحابہؓ کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو ہمارے لئے جگہ فراخ کر دی گئی اور ہمیں رسول اللہ ﷺ نے مرحبا اور خوش آمدید کہا۔ پھر حضور نے ہم سے پوچھا تمہارا سردار اور لیڈر کون ہے۔ ہم سب نے منظر بن عائذ کی طرف اشارہ کیا پھر آپ ہمارے سردار کو اپنے قرب میں جگہ دیتے اور اس سے بہت محبت اور لطف کا سلوک فرماتے۔ پھر حضور نے انصار سے فرمایا کہ اپنے ان بھائیوں کا پورا پورا احترام کرنا کیونکہ مسلمان ہونے کے لحاظ سے ان کو اہل مدینہ سے ایک مناسبت اور مشابہت ہے کہ یہ لوگ خوشی سے از خود مسلمان ہوئے ہیں جب صبح وفد کے لوگ حضور کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا تمہارے بھائیوں نے تمہارے احترام اور ضیافت میں کوئی کسر اٹھا تو نہیں رکھی۔ وفد کے سب لوگوں نے بیک زبان یہی جواب دیا کہ یہ ہمارے بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہمارے لئے نرم بستر بچھائے اور نہایت عمدہ کھانوں کا انتظام کیا۔ اور صبح ہوئی تو ہمیں قرآن شریف اور سنت رسول کی باتیں بھی سکھانے لگے۔ آنحضرت ﷺ کو انصار کا یہ سلوک بہت پسند آیا اور آپ نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ پھر آپ نے وفد کے ہر ممبر سے جو جو دینی باتیں اس نے اپنے میزبان سے یاد کی تھیں خود سنیں اور خود بھی کئی باتیں سکھائیں۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضیاء اللہ ظفر

تیونس کا تعارف

تیونس وہ قدیم ملک ہے جو براعظم افریقہ کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ تیونس کے شمال اور شمال مشرق میں بحیرہ روم واقع ہے۔ جب کہ اس کے جنوب میں لیبیا اور مغرب میں الجزائر ہے شمال مشرقی ساحل کا میدانی علاقہ بڑا زرخیز ہے جب کہ جنوبی خشک اور بنجر ہے۔ وسطی میدان میں انواع واقسام کے پھلوں کے باغ اور سرسبز چراگاہیں پائی جاتی ہے۔

تاریخ ۴۳۹ء میں رومیوں نے تیونس پر قبضہ کرلیا۔ ۶۴۸ء میں خلافت راشدہ کے دور میں تیونس مسلمانوں کے زیر نگین آگیا۔ ۱۶۷۰ء میں یہ سلطنت عثمانیہ میں شامل ہو گیا۔ ۱۸۸۱ء میں فرانس نے فوج کشی کرکے ایک معاہدے کے تحت اس پر قبضہ جمالیا۔ تیونس پر غیر ملکی قبضے کے خلاف ملک میں حصول آزادی کی جدوجہد کا آغاز ہو گیا اور بالاخر عوامی دباؤ کے نتیجہ میں ۱۹۵۵ء میں فرانس نے تیونس کو داخلی خود مختاری دے دی۔ مگر محض ایک ہی سال کے بعد تیونس کے حریت پسند عوام کی جدوجہد کے نتیجے میں فرانس سے ۱۹۵۶ء میں تیونس نے مکمل آزادی حاصل کرلی اور اس کے ایک سال بعد تیونس میں جمہوری حکومت کا قیام عمل میں آگیا۔

رقبہ ملک کا کل رقبہ ۱۶۴۱۵۲ مربع کلو میٹر ہے جب کہ زیر کاشت علاقہ کل رقبے کا اٹھائیس فیصد ہے۔ زیر کاشت رقبے پر گندم، جو، انگور، کھجور، زیتون، اور ترش پھلوں کی کاشت کی جاتی ہے۔ تیونس میں بھیڑ بکریوں کی افزائش نسل کے ساتھ ساتھ مچھلیوں کا شکار بھی کیا جاتا ہے۔

معدنیات معدنیات میں فاسفیٹ، لوہا، سیسہ، خام تیل، اور جپسم بھی پایا جاتا ہے۔

صنعتیں ان معدنیات کے فوائد کو حاصل کرنے کے لئے کچھ صنعتوں کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔ ان کارخانوں میں تیار کیا ہوا مال نہ صرف ملکی ضروریات کو پورا کرتا ہے بلکہ اس کی درآمد سے قیمتی زرمبادلہ بھی کمایا جاتا ہے۔ تیونس کی صنعتوں میں روغن زیتون، مشروبات، دودھ محفوظ کرنے، سپر فاسفیٹ، فاسفورک ایسڈ، سیمنٹ، چونا کیلشیم فاسفیٹ، لوہے، خام تیل اور قدرتی گیس کے کارخانے شامل ہیں۔

برآمدات برآمد کی جانے والی اشیاء میں مچھلیاں، سبزیاں، کھجور، ترش پھل، روغن زیتون، مشروبات، فاسفیٹ، خام تیل، فاسفورک ایسڈ۔ کارک، سوتی کپڑا، قالین اور مٹی کے برتن شامل ہیں۔

درآمدات دوسرے ممالک سے درآمد کی جانے والی اشیاء میں سے زندہ جانور، چائے، کافی، خوردنی تیل، شکر، تمباکو، ادویات کیمیکل، زرعی اور دیگر مشینی آلات اور گاڑیاں شامل ہیں۔

سکہ تیونس کا سکہ دینار کہلاتا ہے۔

دارالحکومت ملک کا دارالحکومت سب سے بڑا شہر تیونس ہے۔

آبادی تیونس کی آبادی ۴۲ لاکھ ۲۲ ہزار نفوس پر مشتمل ہے جس میں مسلمانوں کی آبادی کا تناسب ۹۴.۴ فیصد ہے۔

زبان سرکاری زبان عربی ہے جب کہ فرانسیسی بھی بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

تعلیم تعلیمی سہولتیں عام ہیں جس کی وجہ سے خواندگی کی شرح ۶۴ فیصد ہے۔ تعلیم کے علاوہ صحت عامہ کی سہولتیں بھی میسر ہیں۔

سیاحت تیونس کی زرمبادلہ کی کمائی کا ایک ذریعہ سیاحت بھی ہے۔ ہر سال لاکھوں سیاح تیونس آتے ہیں۔ اور اس کے حسین قدرتی مناظر، تاریخی مقامات، اور تاریخی نوادرات کی زیارت سے محفوظ ہوتے ہیں۔

تجارتی روابط تیونس کے زیادہ تجارتی روابط فرانس اٹلی، جرمنی، بلجیم اور مغربی ممالک کے ساتھ ہیں۔ زیادہ تر درآمدات اور برآمدات بھی انہی ممالک کے ساتھ کی جاتی ہیں۔ ۱۹۹۱ء کے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں ڈاکٹروں کی تعداد '۴۶۶۱' ہے۔ جب کہ '۸۱۱' دندان ساز اور '۱۴۶۳' ادویہ ساز کی خدمات بھی تیونس کو میسر ہیں۔

بقیہ: ص ۴

ہے۔ یہ پہاڑ بہت زرخیز علاقہ پر مشتمل ہیں اور ان کی چوٹی پر ایک چھوٹا سا قصبہ نما شہر ہے جس کا نام LUSHOTO ہے اور یہاں گورنر آف ٹانگانیکا کا موسم گرم میں دفتر منتقل ہوا کرتا تھا۔ اس وقت حکومت کی یہ پالیسی تھی کہ ان پہاڑوں پر انگریز آباد کار بسائے جائیں اور یہ سارا علاقہ "سفید (WHITE) علاقہ بن جائے۔ چنانچہ انگریز آباد کاروں کو بہت سی مراعات دے کر انہیں بتدریجا" یہاں بسایا جا رہا تھا۔ اور چوہدری عبداللہ خان صاحب اس "چھوٹے انگلستان" کے سٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر تھے۔

اس وقت میری عمر کوئی پانچ سال کے قریب تھی اور یہ میری ان سے پہلی ملاقات تھی۔ چوہدری صاحب اپنی بیگم کے ساتھ مقیم تھے۔ MOMBO ریلوے سٹیشن ایک نہایت زرخیز اور خوبصورت وادی میں تھا۔ اور تھوڑے فاصلہ پر چوہدری صاحب کا سرکاری مکان تھا جہاں وہ مقیم تھے چوہدری صاحب کا قد اچھا تھا۔ گندمی رنگ۔ پوری داڑھی رکھی ہوئی تھی۔ ان دنوں سٹیشن ماسٹر کی وردی یہ ہوتی تھی۔ ٹوپی یا خاکی پگڑی۔ خاکی قمیض۔ کالی ٹائی۔ خاکی کوٹ جس پر سٹیشن ماسٹر کا بیج لگا ہوتا تھا۔ خاکی پتلون۔ بوٹ وغیرہ۔ مجھے ابھی تک اچھی طرح یاد ہے کہ مکرم چوہدری صاحب نے خاکی پگڑی پہنی ہوتی تھی اور قمیض پتلون کے باہر لٹکائی ہوتی تھی۔ ہم ان کے پاس ۱۵ دن رہے اور دونوں میاں بیوی نے جس قدر ممکن تھا ہماری خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ ان کی اولاد میں ایک بیٹا مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب اور ایک بیٹی تھی۔

مکرم چوہدری محمد عبداللہ خان صاحب کی تاریخ پیدائش کا صحیح تعین نہیں ہوسکا وہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ میں ایک محتاط اندازہ کے مطابق ۱۸۸۴ء میں اپنے گاؤں مالو کے بھگت میں پیدا ہوئے تھے۔ پرائمری تعلیم مقامی طور پر حاصل کرکے ۱۹۰۰ء میں پسرور ہائی سکول سے میٹرک پاس کیا۔ اور پھر سیالکوٹ ضلع کچہری میں ملازم ہوگئے۔ ان کے بیٹے مکرم چوہدری محمد یوسف کے مطابق ان دنوں حضرت چوہدری محمد حسین صاحب برادر اصغر حضرت نواب محمد دین صاحب وہاں W.V.C کے طور پر کام کررہے تھے۔ ان کے ساتھ مل کر کچھ عرصہ کام کیا پھر وہ کام چھوڑ کر محکمہ ریلوے میں جاکر ٹیلی گراف کا کام سیکھا۔ پھر روہڑی اور سکھر میں سگنیلر رہے اور آہستہ آہستہ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ہوگئے اور ایک وقت کراچی بھی متعین رہے ان ایام میں ان کو ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی۔ جنگ عظیم اول کے بعد مشرقی افریقہ میں افرادی قوت کی سخت ضرورت تھی اور لوگوں کو متحدہ ہندوستان سے بھرتی کرکے وہاں لیجایا جاتا تھا۔ اس عرصہ میں کراچی سے بھرتی ہوکر وہ ٹانگانیکا چلے گئے اور تھوڑی مزید ٹریننگ کے بعد سٹیشن ماسٹر بن گئے اور ان کی تنخواہ ۲۰۰ روپے ماہوار مقرر ہوئی۔

چوہدری صاحب نہایت سادہ قسم کے نیک فطرت انسان تھے۔ کسی قسم کا دکھاوا نہ تھا لباس۔ کھانا اور عام رہن سہن نہایت سادہ تھا۔ بنی نوع انسان سے نہایت خوش خلقی سے پیش آتے تھے جو میرے نزدیک محض خدا تعالیٰ کی رضاء کے لئے تھا۔ ان دنوں افریقن لوگوں کے ساتھ بہت حقیر قسم کا سلوک کیا جاتا تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ اپنے فرائض سٹاف اور دوسرے لوگ جو اپنے کام کے سلسلہ میں وہاں آتے تھے جن میں افریقن مزدور بھی شامل تھے سب کے ساتھ نہایت عزت اور احترام سے ملتے اور بات چیت کرتے۔ حلال حرام کا بہت زیادہ خیال رکھتے جیسے پہلے ذکر آچکا ہے وہ علاقہ آباد کاروں کا تھا اور یہ لوگ کاشتکاری کے علاوہ سور بھی پالتے اور ان کا گوشت تیار کرکے ڈبوں میں بند کرکے اسی سٹیشن سے باہر بھجوانے کے لئے بک کراتے۔ چنانچہ ایک دفعہ ان کو علم ہوگیا کہ اس Consignment میں سور کا گوشت ہے۔ چوہدری صاحب نے یہ کہتے ہوئے کہ یہ تو حرام ہے اسے بک کرنے میں لیت و لعل شروع کردی۔ میرے والد صاحب نے انہیں سمجھایا کہ آپ سرکاری ملازم ہیں آپ نہ یہ گوشت کاٹتے ہیں نہ اس کو ہاتھ لگاتے ہیں اور نہ اس کی خرید و فروخت میں حصہ لیتے ہیں۔ آپ نے تو سرکاری احکام کی تعمیل کرنی ہے اس پر انہوں نے اپنے سٹاف کو کہہ کر جن میں عیسائی بھی شامل تھے یہ سامان بک کروایا۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ وہ اول قسم کے داعی الی اللہ تھے۔ نہایت خاموشی اور حکمت سے بہت دور دور تک حق کا پیغام پہنچاتے۔ چنانچہ اس کوٹ والی ملاقات کے بعد ایک طرف ہمارے والد صاحب کو دعوت الی اللہ کرنی شروع کردی اور تھوڑے عرصہ کے بعد ہمارے والد صاحب ایک رویاء کی بناء پر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ہاتھ پر بیعت کرکے احمدیت میں داخل ہوگئے اور اس "چنگے مرزائی" کی وجہ سے یہ نعمت نصیب ہوئی۔

۱۹۳۳/۳۴ء میں آپ ملازمت سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریٹائر ہو کر اپنے گاؤں واپس آگئے اور پھر نقل مکانی کر کے قادیان آبسے اور کوئی ایک سال بعد اُن کی وفات قادیان میں ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہیں۔ باجود عاق کر دینے کے اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت بڑی جائیداد عطا فرمائی۔ نیز ان کے بیٹے چوہدری محمد یوسف کو خدمت کا موقع ملا وہ ایک لمبا عرصہ اپنے گاؤں کے صدر رہے۔ ان کے ایک پوتے چوہدری محمد عیسیٰ صاحب نے ایک لمبا عرصہ مشرقی افریقہ میں خدمت دین کرنے کی سعادت پائی اور آجکل خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

کئی دفعہ اس بات کا خیال آیا کہ اگر یہ بارانی کوٹ کا واقع نہ ہوتا اور اس طرح ہمارے والد صاحب کا اس "چنگے مرزائی" سے تعارف نہ ہوتا تو عین ممکن تھا ہدایت اور اس وقت جو تھوڑی بہت خدمت کا موقع مل رہا ہے اس سے محروم رہ جاتا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اس "چنگے مرزائی" کو بلند درجات عطا کرے اور ان کے لواحقین پر اپنے فضلوں کی بارش نازل فرماتا رہے اور ہم سب کا انجام بخیر کرے۔

الفضل میں اشتہار دیکر تجارت کو فروغ دیں (مینجر)

داخلہ ٹیسٹ

○ ۱۔ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ جونیئر سیکشن میں داخلہ ٹیسٹ و انٹرویو برائے طلباء و طالبات مورخہ ۲۔ دسمبر ۱۹۹۳ء بروز جمعرات بوقت ۸ تا ۱۲ بجے ہوگا۔

۲۔ داخلہ ٹیسٹ میں طلباء و طالبات کی شمولیت Prep تا پنجم ہوگی۔ علاوہ ازیں 6th کلاس میں صرف طالبات ایڈمشن لے سکتی ہیں۔

۳۔ ایڈمشن فارم بمعہ برتھ سرٹیفکیٹ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن کے دفتر میں مورخہ ۲۵۔ نومبر ۱۹۹۳ء تک جمع کرائے جائیں۔

۴۔ کوئی ایڈمشن فارم برتھ سرٹیفکیٹ کے بغیر نہیں لیا جائے گا۔

۵۔ پریپ (Prep) کلاس کے لئے طلباء و طالبات کی عمر ساڑھے چار سال تا پانچ سال ہونی چاہئے۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

نون سین

ترقی پذیر ممالک کی ترقی

یونی سیف کی ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک اس سے زیادہ ترقی کر رہے ہیں جو عام طور پر نظر آتی ہے۔ کہا گیا ہے کہ ایک ہی نسل میں آمدنی دگنی ہو گئی ہے۔ بچوں کی شرح اموات نصف ہو گئی ہے۔ غذائیت کی جو کمی تھی اس کا بہت حصہ بہتر ہو گیا ہے۔ یعنی اس کمی میں ۳۰ فی صد کمی ہو گئی ہے اور عمر کی طوالت تقریباً ۱/۳ بڑھ گئی ہے۔

کینسر کا آپریشن

ایک نئے میڈیکل مطالعہ کے نتیجے میں بتایا گیا ہے کہ اب کینسر زدہ مثانہ سرجری کے ذریعے نکالنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ اس کے علاج کے لئے ایک چھوٹی سی سرجری دوائیں اور ریڈی ایشن کافی ہے یہ کام اس عمل کے تسلسل میں ہے کہ میڈیکل سرجری کو کینسر کے سلسلے میں استعمال نہ لایا جائے۔ اس کی بہترین مثال یہ دی جاتی ہے کہ آج کل چھاتی کے کینسر کی وجہ سے ساری چھاتی کاٹ دینے کی بجائے صرف وہی گلٹی نکالی جاتی ہے جو کینسر زدہ ہو یہ نیا مطالعہ جو پیش کیا گیا ہے یہ جدید تجربات کا نتیجہ ہے۔ یہاں ان تجربات کے دوران مثانہ کو قائم رکھا گیا لیکن کینسر زدہ حصوں کو نکال دیا گیا۔ جن ڈاکٹروں نے یہ مطالعہ کیا ہے اور اس کے نتائج امید افزا بتائے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ اس عمل کو آسانی سے کامیاب بنایا جا سکتا ہے۔ اس طرح صرف ان حصوں کو نکالا جایا کرے گا جن پر کینسر کا اثر ہو چکا ہو گا۔ ڈاکٹروں کا یہ بھی خیال ہے کہ اس طریق عمل سے زیادہ تعداد میں لوگوں کی زندگی بچائی جا سکے گی۔ اور یہ عمل آہستہ آہستہ اپنی ممکنہ ضرر رسانی سے بھی پاک ہوتا چلا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ کوئی نیا حل تو نہیں ہے البتہ ایک جہت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ یہ حل نیو انگلینڈ جرنل آف میڈیسن میں ایک مضمون میں پیش کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اسی سال امریکہ میں باون ہزار افراد کو مثانہ کا کینسر ہونے کا امکان ہے اور ان میں سے دس ہزار زندہ نہیں بچ سکیں گے۔ یہ نیا طریق جو اوپر بیان کیا گیا ہے فی الحال ۱۵۳ اشخاص پر استعمال کیا ہے اور مزید تجربات کئے جا رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ چار سالہ تجربہ کے بعد ان میں سے نصف لوگ ابھی تک زندہ ہیں اور ان کے مثانہ میں کینسر کے پھیلنے کے امکانات ختم ہو گئے ہیں۔ ابھی ڈاکٹر یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ حتمی علاج ہے اور آئندہ ایسا کرنا ہی کافی ہو گا۔ تجربات جاری ہیں اور ڈاکٹر پر امید نظر آتے ہیں۔

تیسری دنیا/چوہے

اگرچہ عالمی تنظیم صحت نے اکثر اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے لیکن حالیہ مطالعات سے معلوم ہوا ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک میں چوہوں کی تعداد کم ہونے کی بجائے پہلے کی نسبت زیادہ ہو رہی ہے خاص طور پر دیہات کے لوگوں کے شہروں میں آکر بسنے کی صورت میں یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے کہ شہروں میں صنعت کاری زیادہ ہوتی ہے اور صنعت کاری کے نتیجہ میں جو نقل مکانی ہو رہی ہے اس کی وجہ سے چوہے بھی تعداد میں زیادہ ہو رہے ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں عالمی تنظیم صحت نے دنیا بھر سے ۳۰ سائنس دانوں کو جن کا تعلق ۱۶ مختلف ممالک سے تھا اکٹھا کیا اور ایک سیمینار کے ذریعے دنیا کو متنبہ کیا کہ چوہوں کی تعداد بڑھنے سے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو خطرات پیدا ہو جائیں گے۔ اس سیمینار میں چوہوں کے متعلق تفصیل سے مقالے پڑھے گئے۔ ۱۹۹۰ء میں عالمی تنظیم صحت نے جو مطالعہ پیش کیا تھا اس کے مطابق ۱۲ ممالک میں ۱۲۵۰ افراد کو طاعون کا مرض لاحق ہوا تھا۔ اور چوہوں سے پیدا ہونے والی سب سے زیادہ مہلک بیماری یہی ہے۔ اگرچہ یہ متعدی تو ثابت نہیں ہوئی لیکن اتنے اشخاص کا طاعون سے متاثر ہونا اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ اس مرض کے پھیلنے کے امکانات ہو سکتے ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ چوہوں کے ذریعے صرف طاعون ہی نہیں پھیلتی بلکہ کئی دیگر بیماریاں بھی پھیلتی ہیں اور جہاں جہاں چاول زیادہ اگائے جاتے ہیں وہاں پر چوہے پنپتے بھی زیادہ ہیں اور زیادہ بیماریوں کا امکان بھی پیدا کر دیتے ہیں۔

کوآپریٹو

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے کوآپریٹو اداروں کے متعلق ۱۹۹۲ء کی جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں اس بات کو اجاگر کیا گیا ہے کہ اقتصادی اور سماجی رجحانات کو فروغ دینے کے لئے کوآپریٹو اداروں کو اہمیت دی جانی چاہئے۔ ۶۔ نومبر کو اس کا ۷۱واں عالمی دن منایا گیا۔ بطروس غالی کی رپورٹ کے نتیجہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا ہے کہ کوآپریٹو کے پروگرام اور ان کے اغراض و مقاصد کی عالمی سطح پر حمایت جاری رکھی جائے اور ۱۹۹۵ء میں اقوام متحدہ کا ایک عالمی کوآپریٹو دن منایا جائے۔ جو دن آئی۔ سی۔ اے۔ کی صد سالہ تقریب کا دن ہو گا۔ آئی۔ سی۔ اے۔ نے اپنی ۲۰۰ رکنی تنظیم اور کوآپریٹو اداروں میں حصہ لینے والے ۷۰ کروڑ افراد کو کہا ہے کہ وہ اپنی حکومتوں سے اس بات سے مطالبہ کریں کہ حمایت جاری رکھی جائے۔ اور اقوام متحدہ کی طرف سے مسلسل عالمی دن منائے جاتے رہیں گے تاکہ اس کے اصولوں سے اور اس اہمیت سے لوگوں کو آگاہی دی جائے۔ آئی۔ سی۔ اے کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ اگر اقوام متحدہ یہ فیصلہ کرے کہ ۱۹۹۵ء میں جو دن منایا جا رہا ہے اسے ہر سال ایک تقریب کے طور پر قائم رکھا جائے گا تو یہ عوام الناس میں جذبہ پیدا کرنے والی بات ہو گی اور ایسا کرنے سے کوآپریٹو اداروں کو بہتر سطح پر لایا جا سکے گا اور معاشرے کے تمام طبقے اس سے مستفید ہو سکیں گے۔ اس بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ آئی۔ سی۔ اے اس بات کو مرکزی نقطہ بنائے گی کہ اپنے اراکین کی خدمات پیش کی جائیں۔ البتہ یہ بات کہنے کی ضرورت ہے کہ عوام الناس کو کوآپریٹو اداروں کی اہمیت سے آگاہ کیا جانا چاہئے۔ سیاسی اقتصادی اور سماجی تبدیلیوں میں کوآپریٹو تحریک نے تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ اور اسی طرح آئی۔ سی۔ اے کے اراکین نے بھی دنیا بھر میں اپنے اپنے ذوق اور مزاج کے مطابق اس پر اثر ڈالا ہے۔ آئی۔ سی۔ اے نے دنیا بھر کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کی ٹھان رکھی ہے اور امید ہے کہ اس طرح معاشرے کو بہتر بنایا جا سکے گا۔

تبدیلی نام

○ میں نے اپنی بچی کا نام فرخندہ سے تبدیل کر کے فرح سعدیہ رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

محمد نواز مکان نمبر ۸/۲ محلہ دارالیمن غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ :- ۸- نومبر- سردی کا آغاز ہو رہا ہے
ربوہ کا درجہ حرارت :
۲۶ درجے سنٹی گریڈ

○ قائم مقام صدر مملکت وسیم سجاد نے کہا ہے کہ اگر آئین کی پابندی کی جائے تو کوئی اختلاف پیدا نہیں ہوتا۔ صدر مملکت کا عہدہ وفاقی نظام میں اکائی کی علامت ہوتا ہے۔ صدر کے اختیارات اور پابندیوں کا ذکر آئین میں موجود ہے۔ جن سے آئین میں توازن قائم رہتا ہے۔

○ اسلام آباد میں کشمیر اور ایٹمی مسئلہ پر پاک امریکہ مذاکرات کا پہلا دور مکمل ہونے پر امریکہ کی نائب وزیر خارجہ برائے جنوبی ایشیا مادام رابن رافیل نے کہا ہے کہ اب پاکستان میں نئی حکومت قائم ہو جانے کے بعد پاک امریکہ تعلقات کے "دھندلے گوشوں" کو کم کرنے میں مدد ملے گی انہوں نے کہا امریکہ کی خواہش ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ جنوبی ایشیا کے ممالک پہلے مرحلہ میں اپنے ایٹمی پروگرام منجمد کر دیں دوسرے مرحلے میں ایٹمی پروگرام کو رول بیک کیا جائے اور تیسرے مرحلہ میں بنائے گئے ایٹمی ہتھیار تباہ کر دیئے جائیں۔ مادام رافیل نے واضح کیا کہ امریکہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے لئے کسی ایک ملک پر یک طرفہ امتیازی دباؤ نہیں ڈالے گا۔

○ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ نے بتایا ہے کہ اسلام آباد میں پاک امریکہ مذاکرات کے پہلے راؤنڈ کے دوران امریکہ کی خاتون نائب وزیر خارجہ کو درگاہ حضرت بل کے فوجی محاصرے سے پیدا ہونے والی صورت حال سے آگاہ کیا گیا۔ اور انہیں بتایا گیا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کا معاملہ مسئلہ کشمیر کے حل کے ساتھ خود بخود طے ہو جائے گا۔ کیونکہ علاقے میں کشیدگی کی بنیادی وجہ کو ختم کرنے کے بعد اس زون کے ممالک کو اپنے دفاعی نظام کی ضرورت نہیں رہے گی۔ انہوں نے بتایا کہ پریسلر ترمیم پر بھی بات چیت ہوئی۔

○ سندھ میں سینٹ کی تین اور سرحد سے ایک خالی نشست پر ضمنی انتخابات آج پیر کو ہونگے۔

○ وفاقی بجٹ پر نظر ثانی کا فیصلہ کیا گیا۔ ترقیاتی کاموں کے لئے رقوم بڑھادی جائیں گی۔

○ درگاہ حضرت بل کے محصورین نے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ جب تک سانس کا رشتہ باقی ہے۔ ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ محصورین سے مذاکرات کی ایک اور بھارتی کوشش ناکام ہو گئی ہے۔ جھڑپوں میں مزید ۱۶ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ بھارتی فوج نے ۲۲ مکانات جلادیئے ہیں۔

○ حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ حکومت قانون کی بالادستی کا عزم لئے ہوئے ہے۔ مرتضٰی بھٹو کے ساتھ کوئی رعایت نہیں کی گئی۔

○ سلامتی کونسل نے لیبیا کے اثاثے منجمد کرنے سے اتفاق کر لیا ہے۔

○ وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ لغاری ہی صدر بنیں گے۔

○ زرعی شعبے کو بھی ٹیکس دینا ہو گا۔

○ خصوصی عدالت نے سبک مجید کو ہفتے میں دوبار مرتضٰی بھٹو سے ملنے کی اجازت کے حکم پر عمل روک دیا ہے۔

○ مرتضٰی بھٹو نے کہا ہے کہ قانون کی حکمرانی کے دعویدار مجھے غیر قانونی قید میں رکھ کر بے نقاب ہو گئے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ بھارتی مظالم بند نہ ہوئے تو ہمیں مجبوراً جنگ کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا۔

○ امریکہ نے حکومت پاکستان پر زور دیا ہے کہ نگران حکومت کے معاشی اقدامات کو مستقل حیثیت دی جائے۔ اور اس سلسلے میں جلد قانون سازی شروع کی جائے۔ ایوب آفریدی کو گرفتار کر کے ہمارے حوالہ کیا جائے۔ جس پر حکومت پاکستان نے امریکہ کو یقین دہانی کرا دی ہے کہ وہ اس سلسلے میں ضروری اقدامات کرے گی۔ یہ مطالبات کلنٹن انتظامیہ نے بے نظیر کی طرف سے امداد کی بحالی کی درخواست پر کئے تھے۔

○ امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے کشمیر کے بارے میں امریکہ کے موقف کا اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ کشمیر کو بدستور متنازعہ علاقہ سمجھتا ہے۔ انہوں نے یہ بات واشنگٹن میں بھارتی سفیر کے نام ایک خط میں کہی جو بھارت کے اخبارات میں بھی شائع کیا گیا ہے۔

○ پولیس تشدد سے ایک شہری کی ہلاکت کے ملزم ڈی۔ ایس۔ پی۔ شفقت باری کی ضمانت منسوخ کر دی گئی ہے اور ہائی کورٹ کے احاطے سے اسے گرفتار کر کے جیل بھجوا دیا گیا۔

○ اقلیتی رکن سندھ اسمبلی مائیکل جاوید نے کہا ہے کہ مورو کے ایک مسیحی گاؤں گوٹھ سکندر آباد میں شرپسندوں نے عیسائیوں کے ۳۰۰ گھروں اور گرجا کو مسمار کر دیا بائبل مقدس کی بے حرمتی کی گئی۔ قیمتی سامان زیورات اور نقدی لوٹ لی گئی۔ انہوں نے کہا کہ مسیحیوں کی عزتیں محفوظ نہیں۔ لڑکیوں کو اغوا کے بعد مسلمان بنا کر شادیاں کر لی جاتی ہیں۔

○ انٹرنیشنل ہیرلڈ ٹریبون میں پاکستان میں سابق امریکی سفیر نکولس پلاٹ نے لکھا ہے کہ امریکہ کو چاہیے کہ پاکستان کے بارے میں پرانی پالیسیوں کا از سر نو جائزہ لے۔ انہوں نے مزید لکھا ہے کہ واشنگٹن نے مسئلہ کشمیر کو نظر انداز کر رکھا ہے۔ اور امریکی امداد کی بندش سے پاکستان میں اقتصادی ترقی کی رفتار متاثر ہوئی ہے۔

○ بیگم نسیم ولی خان نے کہا ہے کہ کالاباغ ڈیم کا منصوبہ مردہ گھوڑے کی مانند ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مرکز نے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے تو عوام اس کا جواب دیں گے۔

○ روس کے صدر بورس یلسن آئندہ برس جون میں صدارت الیکشن کے انعقاد سے منحرف ہو گئے ہیں۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ صدر بورس یلسن نے کہا ہے کہ نیا صدارتی الیکشن آئندہ برس اگست سے پہلے نہیں ہونا چاہیئے۔

○ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے بھارت کو اس وقت تک مزید قرضے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ جب تک کہ وہ بجٹ کا خسارہ کم کرنے کے لئے ٹھوس اقدامات نہیں کرتا۔

○ حکومت پنجاب نے صوبے میں تمام ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ یہ کمیٹیاں مہنگائی پر قابو پانے میں ناکام ہوئی ہیں۔

○ عالمی مالیاتی فنڈ نے نئی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ییلو کیب ٹیکسی سکیم پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔ روپے کو غیر ملکی کرنسی میں تبدیل کرنے کی اجازت دی جائے۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز، پوٹینسیاں، اور بائیوکیمک کی تمام ادویات۔ خالی شیشیاں کے علاوہ ہر قسم کی ٹکیاں اور گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیور ہومیو ٹیسن ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ پاکستان۔ فون آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶

ہر قسم کے فریج۔ ڈیپ فریزر۔ ائرکنڈیشنر خریدنے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔
نیشنل الیکٹرونکس
جودھامل بلڈنگ ۱۔ لنک میکلوڈ روڈ۔ لاہور
فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

خدام کیلئے سنہری موقعہ
۱۔ گھریلو کام کیلئے عمر کم سے کم ۴۵ سال
۲۔ آفس ورک کیلئے عمر کم سے کم ۲۵ سال
۳۔ ربڑ کا کام سیکھنے کیلئے لڑکے (دوران ٹریننگ ۸۰۰/- روپے ماہوار وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ رہائش مفت ہوگی۔ "میاں بھائی"
پتہ برائے رابطہ: پٹڑ کمانی فیکٹری گلی نمبر ۵ نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور
فون: ۲۷۴۷۴۷ - ۲۷۱۷۷۹ - ۲۷۰۹۳۶

پتہ

اکسیر موٹاپا ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زدجام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرہ کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۳۰/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار- ربوہ